111804 ـ رضاعت كى تعداد ميں شك ہونے كى بنا پر شادى نہ كرنا ہى احتياط ہے

سوال

ميں اپنى خالہ كى بيٹى سے شادى كرنا چاہتا ہوں ليكن ميرى والدہ كہتى ہے كہ ميں نے اسے دودھ پلايا ہے ليكن انہيں يہ علم نہيں كہ پانچ رضاعت ہيں يا اس سے كم، تو كيا ميرے ليے اس سے شادى كرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حرمت اس وقت ثابت ہوتى ہے جب اس ميں دو شرطيں پائى جائيں:

پہلى شرط:

يہ رضاعت دو سال كى عمر دودھ چھڑانے سے قبل ہونى چاہيے.

دوسرى شرط:

رضاعت كى تعداد پانچ يا اس سے زيادہ ہو، اس كى تفصيل سوال نمبر (804) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

اگر تو پانچ رضاعت سے كم ہو تو حرمت ثابت نہيں ہو گى.

اور اگر رضاعت كى تعداد ميں شك پيدا ہو جائے كہ آيا پانچ تھيں يا نہيں ؟ تو بھى حرمت ثابت نہيں ہو گى.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب رضاعت كے وجود ميں شك ہو جائے يا پھر رضاعت كى تعداد ميں آيا تعداد مكمل ہوئى ہے يا نہيں ؟ تو حرمت ثابت نہيں ہو گى، كيونكہ اصل رضاعت كا نہ ہونا ہے، اس ليے يقين شك سے زائل نہيں ہو سكتا " انتہى

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (11 / 321).

اور اس ليے كہ حرمت اس وقت ہى ثابت ہو گى جب پانچ رضعات كا يقين ہو جائے، ليكن احتياط اور بہتر اسى ميں ہے كہ اس سے شادى نہ كرے، كيونكہ كچھ علماء كا مسلك يہ بھى ہے كہ رضاعت چاہے قليل ہو يا كثير اس سے

حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور انہوں نے پانچ رضاعت کی شرط نہیں لگائی، امام ابو حنیفہ اور امام مالك کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایك روایت یہی ہے "

دیکھیں: المغنی (11 / 310).

اور شیخ صالح الفوزان بن عبد اللہ الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" جب رضاعت کی تعداد کا یقین نہ ہو، لیکن یہ یقین ہو کہ رضاعت ضرور ہوئی ہے، تو احتیاط اسی میں ہے کہ شبہ سے بچنے کے لیے اس سے شادی نہ کی جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی مشتبہات سے اجتناب کرتا ہے تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت دونوں کو محفوظ کر لیا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" جس میں تمہیں شك ہو اسے ترك کر کے اسے لے لو جس میں تمہیں شك نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلۃ (2 / 856 - 857).

واللہ اعلم .